اِصلاحِ اَغلاط: عوام میں رائج غلطیوں کی اِصلاح

سلسلہ نمبر 249:

عیدُالفِطر

کی نماز کا طریقہ مع چند ضروری مسائل

مبین الرحمٰن

فاضل جامعہ دار العلوم کراچی

متخصص جامعہ اسلامیہ طیبہ کراچی

تفصیلی فہرست

عیدالفطر کی نماز کا حکم اوراس کی رکعات کی تعداد:

عیدین یعنی عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کی نماز واجب ہے اوراس کی دو رکعات ہیں۔(ردالمحتار)

عید کی نماز کی شرائط:

خطبے کے علاوہ عید کی نماز کی شرائط تقریباً وہی ہیں جو کہ جمعہ کی نماز کی ہیں،اس لیے:

1۔خواتین پر عید کی نماز واجب نہیں،اس لیے انھیں عید کی نماز کے لیے مسجد یا عید گاہ جانے سے اجتناب کرنا چاہیے۔(ردالمحتار)

2۔عید کی نماز صرف شہر اور ایسے بڑے گاؤں اور دیہات میں واجب ہوتی ہے جہاں جمعہ کی ادائیگی واجب ہو، یہی وجہ ہے کہ جہاں جمعہ کی نماز جائز نہ ہو تو وہاں عید کی نماز بھی جائز نہیں۔(ردالمحتار)

3۔عید کی نماز کے لیے جماعت شرط ہے،اس لیے تنہا عید کی نماز ادا کرنا درست نہیں،البتہ جس شخص سے عید کی جماعت چھوٹ جائے اور جماعت کے ساتھ عید کی نماز کی ادائیگی کی کوئی صورت نہ ہو تو اس کے لیے بہتر یہ ہے کہ وہ گھر میں تنہا چار رکعات نفل نماز ادا کرلے۔(البحرالرائق)

4۔نمازِ جمعہ کی طرح نمازِ عید کی جماعت کے لیے بھی امام سمیت کم از کم چار عاقل بالغ مرد حضرات کا ہونا ضروری ہے،اس سے کم افراد کی شرکت سے نمازِ عید کی جماعت منعقد نہیں ہوتی۔

جہاں تک خطبے کا تعلق ہے تو خطبہ نمازِ جمعہ کے لیے فرض اور شرط ہے جو کہ نماز سے پہلے دیا جاتا ہے، جبکہ خطبہ عید کے لیے سنت ہے جو کہ عید کی نماز کے بعد دیا جاتا ہے۔(ردالمحتار)

عیدالفطر کی نماز کا وقت:

1۔سورج طلوع ہو جانے کے بعد جب اشراق کا وقت ہو جائے تو عیدالفطر کی نماز کا وقت شروع ہو جاتا ہے، جو کہ زوال سے پہلے تک رہتا ہے،اس دوران کسی بھی وقت عیدالفطر کی نماز ادا کی جاسکتی ہے،البتہ عیدالفطر کی

نماز میں ذرا تاخیر افضل ہے۔

2۔ عیدالفطر کی نماز اگر شدید عذر کی وجہ سے عید کے پہلے دن زوال سے پہلے تک ادا نہیں کی گئی تو ایسی صورت میں عید کے دوسرے دن اشراق کے وقت سے لے کر زوال سے پہلے تک عیدالفطر کی نماز ادا کی جاسکتی ہے، اور اگر دوسرے دن بھی ادا نہ کی جاسکی تو پھر اس کے بعد ادا کرنا جائز نہیں۔ لیکن اگر کسی عذر کے بغیر عید کے پہلے دن نماز ادا نہ کی جاسکی تو ایسی صورت میں عید کے دوسرے دن ادا نہیں کی جاسکتی، ایسی صورت میں توبہ اور استغفار کا اہتمام کرنا چاہیے۔

- جیسا کہ فتاویٰ ہندیہ میں ہے:

وَوَقْتُ صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ من حِينِ تَبْيَضُّ الشَّمْسُ إلَى أَنْ تَزُولَ كَذَا في «السِّرَاجِيَّةِ» وَكَذَا في «التَّبْيِينِ»، وَالْأَفْضَلُ أَنْ يُعَجِّلَ الْأَضْحَى وَيُؤَخِّرَ الْفِطْرَ، كَذَا في «الْخُلَاصَةِ» ... وَتُؤَخَّرُ صَلَاةُ عِيدِ الْفِطْرِ إلَى الْغَدِ إذَا مَنَعَهُمْ من إقَامَتِهَا عُذْرٌ بِأَنْ غُمَّ عليهم الْهِلَالُ وَشُهِدَ عِنْدَ الْإِمَامِ بَعْدَ الزَّوَالِ أو قَبْلَهُ بِحَيْثُ لَا يُمْكِنُ جَمْعُ الناس قبل الزَّوَالِ أو صَلَّاهَا في يَوْمِ غَيْمٍ فَظَهَرَ أنها وَقَعَتْ بَعْدَ الزَّوَالِ وَلَا تُؤَخَّرُ إلَى بَعْدِ الْغَدِ وَالْإِمَامُ لو صَلَّاهَا مع الْجَمَاعَةِ وَفَاتَتْ بَعْضَ الناس لَا يَقْضِيهَا من فَاتَتْهُ خَرَجَ الْوَقْتُ أو لم يَخْرُجْ هَكَذَا في التَّبْيِينِ، وإذا حَدَثَ عُذْرٌ يَمْنَعُ من الصَّلَاةِ في يَوْمِ الْأَضْحَى صَلَّاهَا من الْغَدِ وَبَعْدَ الْغَدِ وَلَا يُصَلِّيهَا بَعْدَ ذلك كَذَا في الْجَوْهَرَةِ النَّيِّرَةِ ثُمَّ الْعُذْرُ هَهُنَا لِنَفْيِ الْكَرَاهَةِ حتى لو أَخَّرُوهَا إلَى ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ من غَيْرِ عُذْرٍ جَازَتْ الصَّلَاةُ وقد أَسَاءُوا وفي الْفِطْرِ لِلْجَوَازِ حتى لو أَخَّرُوهَا إلَى الْغَدِ من غَيْرِ عُذْرٍ لَا يَجُوزُ هَكَذَا في التَّبْيِينِ وَوَقْتُهَا من الْغَدِ كَوَقْتِهَا من الْيَوْمِ الْأَوَّلِ كَذَا في التَّتَارْخَانِيَّة... (الْبَابُ السَّابِعَ عَشَرَ في صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ)

عید کی نماز کے لیے اذان و اقامت کا حکم:

عید کی نماز اذان اور اقامت کے بغیر پڑھی جاتی ہے، کیوں کہ صرف پنج وقتہ باجماعت نمازوں اور جمعہ کی نماز کے لیے اذان اور اقامت سنتِ مؤکدہ ہے، ان کے علاوہ سنتوں، نوافل، وتر، تراویح، عیدین، نمازِ جنازہ،

نمازِ استسقا، چاند گرہن اور سورج گرہن کی نماز اور اسی طرح کسی بھی نماز کے لیے اذان واقامت کا حکم نہیں۔

- جیسا کہ فتاویٰ ہندیہ میں ہے:

الْأَذَانُ سُنَّةٌ لِأَدَاءِ الْمَكْتُوبَاتِ بِالْجَمَاعَةِ كَذَا فِي «فَتَاوَى قَاضِي خَانْ»، وَقِيلَ: إنَّهُ وَاجِبٌ، وَالصَّحِيحُ أَنَّهُ سُنَّةٌ مُؤَكَّدَةٌ كَذَا فِي «الْكَافِي»، وَعَلَيْهِ عَامَّةُ الْمَشَايِخِ هَكَذَا فِي «الْمُحِيطِ»، وَالْإِقَامَةُ مِثْلُ الْأَذَانِ فِي كَوْنِهِ سُنَّةً لِلْفَرَائِضِ فَقَطْ كَذَا فِي «الْبَحْرِ الرَّائِقِ»، وَلَيْسَ لِغَيْرِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ وَالْجُمُعَةِ نَحْوِ السُّنَنِ وَالْوِتْرِ وَالتَّطَوُّعَاتِ وَالتَّرَاوِيحِ وَالْعِيدَيْنِ أَذَانٌ وَلَا إقَامَةٌ كَذَا فِي «الْمُحِيطِ»، وَكَذَا لِلْمَنْذُورَةِ وَصَلَاةِ الْجِنَازَةِ وَالِاسْتِسْقَاءِ وَالضُّحَى وَالْإِفْزَاعِ هَكَذَا فِي «التَّبْيِينِ» وَكَذَا لِصَلَاةِ الْكُسُوفِ وَالْخُسُوفِ كَذَا فِي «الْعَيْنِيِّ شَرْحِ الْكَنْزِ».

عید کی نماز میں قیام کا حکم:

عید کی نماز میں قیام فرض ہے کہ کسی مجبوری کے بغیر بیٹھ کر عید کی نماز ادا کرنا جائز نہیں۔

(ردالمحتار، عمدۃ الفقہ وغیرہ)

عید کی نماز میں ثنا، اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھنے کا حکم:

عید کی نماز کی پہلی رکعت کے شروع میں ثنا، تعوُّذ اور بسم اللہ پڑھنا سنت ہے، جبکہ دوسری رکعت میں سورتِ فاتحہ سے پہلے صرف بسم اللہ پڑھنا سنت ہے، البتہ مقتدی کے لیے حکم یہ ہے کہ وہ پہلی رکعت میں قرأت شروع ہونے سے پہلے صرف ثنا پڑھے گا، جبکہ دوسری رکعت کے شروع میں کچھ بھی نہیں پڑھے گا۔

(ردالمحتار)

سورتِ فاتحہ کے بعد سورت ملانے کا حکم:

نمازِ عید کی دونوں رکعتوں میں فاتحہ کے بعد سورت ملانا واجب ہے۔ (ردالمحتار کتاب الصلاۃ)

سورتِ فاتحہ کے بعد سورت ملانے کی تفصیل:

سورتِ فاتحہ کے بعد سورت ملانے کی تفصیل یہ ہے کہ یا تو کوئی بھی سورت ملالی جائے، یا کم از کم تین چھوٹی آیتیں، یا ایک یا دو ایسی آیات جو تیس حروف کے برابر ہوں وہ مِلالی جائیں۔ یہ تو کم از کم مقدار ہے، جس سے نماز درست ہوسکے گی۔ (ردالمحتار)

عید کی نماز کی مستحب قراءت:

عید کی نماز کی پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ جبکہ دوسری رکعت میں سورۃ الغاشیہ پڑھنا مستحب ہے کیوں کہ حضور اقدس ﷺ سے عیدین کی نماز میں ان سورتوں کی قراءت ثابت ہے، جیسا کہ مسند احمد میں ہے:

20080- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ وَحَجَّاجٌ قَالَ: حَدَّثَنِي شُعْبَةُ قَالَ:سَمِعْتُ مَعْبَدَ بْنَ خَالِدٍ يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ بِـ«سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى» وَ«هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ».

البتہ یہ واضح رہے کہ کبھی کبھار ان کے علاوہ دیگر سورتیں بھی پڑھنی چاہییے تاکہ لوگ ان سورتوں کو عیدین کے لیے لازم نہ سمجھ لیں۔

مسئلہ:

عید کی نماز میں امام کے لیے بلند آواز سے قراءت کرنا واجب ہے۔ (ردالمحتار)

عیدالفطر کی نماز کا طریقہ:

عیدالفطر کی نماز بھی بنیادی طور پر عام دو رکعات نماز ہی کی طرح ہے، کہ عام نماز کی طرح عید کی نماز میں بھی فرائض، واجبات اور سنتوں کی رعایت کی جائے گی۔ البتہ عید کی نماز میں صرف چھ زائد واجب تکبیرات ہیں، جن میں سے تین تکبیرات پہلی رکعت میں ثنا یعنی ’’سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ‘‘ کے بعد کہی جاتی ہیں جبکہ باقی تین تکبیرات دوسری رکعت میں

رکوع میں جانے سے پہلے کہی جاتی ہیں۔

عید الفطر کی نماز کے لیے نیت:

عید الفطر کی نماز شروع کرنے سے پہلے نیت کرے کہ میں چھ زائد تکبیروں کے ساتھ عید کی دو رکعت واجب نماز ادا کرتا ہوں۔ البتہ مقتدی امام کی اقتدا کی بھی نیت کرے کہ امام کے پیچھے نماز ادا کرتا ہوں۔ نیت در حقیقت دل کے ارادے اور عزم کا نام ہے، اس لیے دل میں نیت کر لینا کافی ہے، زبان سے نیت کے الفاظ ادا کرنا ضروری نہیں البتہ اگر کوئی زبان سے بھی نیت کرلے تب بھی درست ہے۔

نیت کرنے کے بعد سنت کے مطابق کانوں تک ہاتھ اٹھا کر تکبیرِ تحریمہ کہے اور ناف کے نیچے ہاتھ باندھ لے۔ اس کے بعد امام اور مقتدی دونوں ثنا پڑھیں۔ ثنا کے بعد تین زائد تکبیریں کہی جائیں گی۔

عید کی تین زائد تکبیرات ادا کرنے کا طریقہ:

عید کی تین زائد تکبیرات ادا کرتے وقت پہلی اور دوسری تکبیر کے لیے کانوں تک ہاتھ اٹھا کر چھوڑ دیے جائیں گے، البتہ تیسری تکبیر کہنے کے بعد ہاتھ باندھ لیے جائیں گے، جس کی تفصیل یہ ہے کہ:

- کانوں تک ہاتھ اٹھا کر پہلی تکبیر کہے اور ہاتھ چھوڑ دے۔
- پھر کانوں تک ہاتھ اٹھا کر دوسری تکبیر کہے اور ہاتھ چھوڑ دے۔
- پھر کانوں تک ہاتھ اٹھا کر تیسری تکبیر کہے اور اس کے بعد ہاتھ ناف کے نیچے باندھ لے۔

مسئلہ:

تین زائد تکبیریں ادا کرتے وقت ان کے مابین تین تسبیحات کے بقدر وقفہ کرنا بہتر ہے، لیکن اگر اس سے کم وقفہ کیا جائے تب بھی کوئی حرج نہیں۔ (البحر الرائق، بدائع الصنائع، رد المحتار مع الدر المختار)

اس کے بعد امام اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھ کر عام نمازوں کی طرح سورتِ فاتحہ اور اس کے بعد کوئی سورت پڑھ کر رکوع اور دو سجدے کرکے پہلی رکعت مکمل کرلے۔

دوسری رکعت ادا کرنے کا طریقہ:

دوسری رکعت کے لیے اٹھنے کے بعد امام بسم اللہ، پھر سورتِ فاتحہ پھر کوئی سورت پڑھے گا، اس کے بعد رکوع میں جانے سے پہلے تین زائد تکبیریں ادا کی جائیں گی، جس کا طریقہ پہلی رکعت کی طرح ہے کہ ہر تکبیر کے لیے کانوں تک ہاتھ اٹھائے جائیں گے اور ہر تکبیر کے بعد ہاتھ باندھنے کی بجائے چھوڑ دیے جائیں گے، تیسری تکبیر کہنے کے بعد رکوع کی تکبیر کہہ کر رکوع میں چلے جائیں گے۔ پھر اس کے بعد بقیہ نماز پوری کر لینی ہے۔

مقتدی اگر تکبیرات ادا ہو جانے کے بعد نماز کے لیے پہنچے تو اس کا حکم:

مقتدی اگر عید کی نماز کے لیے تکبیرات ادا ہو جانے کے بعد پہنچے تو اس کی متعدد صورتیں ہیں، ہر ایک کا حکم درج ذیل ہے:

1۔ اگر کوئی شخص عید کی نماز کے لیے ایسے وقت میں پہنچا کہ امام عید کی تکبیرات کہہ کر قرأت شروع کر چکا تھا، تو اس صورت میں تکبیر تحریمہ کہہ کر ہاتھ باندھنے کے بعد فوراً تین تکبیرات کہہ لے، اس کے بعد امام کی قرأت خاموشی سے سنے۔

2۔ اگر کوئی شخص پہلی رکعت میں اس وقت پہنچا کہ امام رکوع میں جا چکا تھا، تو اگر اس کو یہ غالب گمان ہو کہ میں قیام یعنی کھڑے ہونے کی حالت میں ہی تین تکبیرات کہہ کر امام کے ساتھ رکوع میں شامل ہو جاؤں گا، تو نیت باندھنے کے بعد قیام کی حالت میں تین تکبیرات کہہ کر رکوع میں شامل ہو جائے۔ اور اگر یہ اندیشہ ہو کہ اگر میں قیام کی حالت میں تین تکبیرات کہنے لگ گیا تو امام رکوع سے اٹھ جائے گا، تو ایسی صورت میں نیت باندھنے کے بعد سیدھا رکوع میں چلا جائے اور رکوع ہی میں ہاتھ اٹھائے بغیر تینوں تکبیرات کہہ لے اور رکوع کی تسبیحات بھی پڑھے، البتہ اگر تسبیحات پڑھنے کا وقت نہ ہو تو صرف عید کی تکبیرات ہی کہہ لے۔

اگر رکوع میں تین تکبیرات کہنے سے پہلے ہی امام رکوع سے اٹھ جائے تو یہ مقتدی بھی کھڑا ہو جائے، اور جو تکبیرات رہ گئی ہیں وہ معاف ہے۔ (فتاویٰ عالمگیریہ، فتح القدیر، ردالمحتار)

3۔ اگر کوئی شخص ایسے وقت میں نماز میں شریک ہوا کہ امام پہلی رکعت کے رکوع سے اٹھ چکا تھا، یا دوسری رکعت شروع کر چکا تھا، تو اب چوں کہ یہ رکعت نکل چکی ہے اس لیے تکبیرات کہنے کا وقت نہیں رہا بلکہ ایسی صورت میں یہ شخص امام کے ساتھ نماز میں شامل ہو جائے، پھر امام کے سلام پھیرنے کے بعد جب اپنی بقیہ نماز پوری کرے گا تو اس میں یہ تکبیرات کہے گا۔

مسئلہ: امام کے سلام کے بعد یہ پہلی رکعت ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے ثناء پڑھے، پھر اعوذ باللہ، پھر بسم اللہ، پھر سورۃ الفاتحہ، اور پھر کوئی سورت ملائے اور پھر رکوع میں جانے سے پہلے عید کی تین زائد تکبیرات کہہ لے، جس کا طریقہ وہی ہے جو دوسری رکعت میں رکوع سے قبل تکبیرات ادا کرنے کا ہے۔ لیکن اگر عید کی یہ زائد تکبیرات ثناء کے بعد قرأت سے پہلے ہی کہہ لے تب بھی درست ہے۔

4۔ اگر کوئی شخص دوسری رکعت میں ایسے وقت میں پہنچا جب امام عید کی تکبیرات کہہ کر رکوع میں جا چکا تھا، تو اس صورت میں بھی پہلی رکعت کی طرح عمل کرے کہ اگر اس کو یہ غالب گمان ہو کہ میں قیام یعنی کھڑے ہونے کی حالت میں ہی تین تکبیرات کہہ کر امام کے ساتھ رکوع میں شامل ہو جاؤں گا، تو نیت باندھنے کے بعد قیام کی حالت میں تین تکبیرات کہہ کر رکوع میں شامل ہو جائے۔ اور اگر یہ اندیشہ ہو کہ اگر قیام کی حالت میں تین تکبیرات کہنے لگ گیا تو امام رکوع سے اٹھ جائے گا، تو ایسی صورت میں نیت باندھنے کے بعد سیدھا رکوع میں چلا جائے اور ہاتھ اٹھائے بغیر تینوں تکبیرات کہہ لے اور رکوع کی تسبیحات بھی پڑھے، البتہ اگر تسبیحات پڑھنے کا وقت نہ ہو تو صرف عید کی تکبیرات ہی کہہ لے۔

اور اگر رکوع میں تین تکبیرات کہنے سے پہلے ہی امام رکوع سے اٹھ جائے تو یہ مقتدی بھی کھڑا ہو جائے، اور جو تکبیرات رہ گئی ہیں وہ معاف ہے۔ اس صورت میں امام کے سلام کے بعد جب اپنی بقیہ نماز پوری کرے گا تو اس کا طریقہ وہی ہے جو ما قبل میں بیان ہو چکا۔

5۔ اگر کوئی شخص عید کی نماز میں ایسے وقت میں پہنچا کہ امام دوسری رکعت کے رکوع سے اٹھ چکا تھا یعنی اس سے عید کی دونوں رکعتیں نکل چکی تھیں، تو وہ امام کے ساتھ شریک ہو جائے اور امام کے سلام پھیرنے کے بعد

عید کی یہ دونوں رکعتیں ادا کرے، جس کو ادا کرنے کا طریقہ وہی ہے جو عید کی نماز کا ہے، یعنی پہلی رکعت میں ثناء کے بعد تین تکبیرات کہے گا، پھر اس کے بعد قرأت کرلے، اور دوسری رکعت میں قرأت کے بعد اور رکوع سے پہلے تین تکبیرات کہے گا۔

6۔ اگر کوئی شخص ایسے وقت میں نماز کے لیے پہنچا کہ امام آخری قعدے میں تھا تو مقتدی کو چاہیے کہ نیت باندھ کر جماعت میں شامل ہو جائے اور امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی دو رکعتیں ادا کرے، جس کا طریقہ وہی ہے جو عید کی نماز کا ہے جیسا کہ ما قبل میں بیان ہو چکا۔ (ردالمحتار، فتاویٰ عالمگیری و دیگر کتب فقہ)

عید کی نماز میں سجدہ سہو کا حکم:

جن غلطیوں کی وجہ سے عام نمازوں میں سجدہ سہو واجب ہوتا ہے انھی کی وجہ سے عید کی نماز میں بھی سجدہ سہو واجب ہو جاتا ہے، البتہ اگر مجمع زیادہ ہونے کی وجہ سے سجدہ سہو کرنے سے لوگوں کی نماز خراب ہونے یا انتشار پیدا کرنے کا اندیشہ ہو تو ایسی صورت میں سجدہ سہو معاف ہے۔ یہی حکم ہر اس نماز کا بھی ہے جس میں مجمع زیادہ ہونے کی وجہ سے مذکورہ صورتحال پیش آنے کا اندیشہ ہو۔ (فتاویٰ ہندیہ)

عید کی نماز کے لیے خطبے کا حکم:

عید کی نماز کے لیے خطبہ دینا سنت ہے جو کہ عید کی نماز کے بعد دیا جائے گا۔ (ردالمحتار)

سکون واطمینان سے خطبہ سننے اور اس دوران خاموش رہنے کا حکم:

جب عید کا خطبہ دیا جا رہا ہو تو وہاں موجود حضرات کے لیے اس وقت خاموش رہنا اور اس کو سننا واجب ہے، اس دوران بات چیت کرنا، ذکر و تلاوت کرنا یا اس طرح کسی اور دینی یا دنیوی کام میں مشغول ہونا ناجائز ہے، خطبہ چاہے جمعہ کا ہو، عید کا ہو، حج کا ہو، نکاح کا ہو یا کوئی اور خطبہ ہو؛ سب کا یہی حکم ہے۔

اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ عید یا جمعے کے خطبے کے دوران چندہ جمع کرنا اور چندہ دینا دونوں گناہ ہیں۔

- البحر الرائق:

وفي «الْمُجْتَبَى»: الِاسْتِمَاعُ إلَى خُطْبَةِ النِّكَاحِ وَالْخَتْمِ وَسَائِرِ الْخُطَبِ وَاجِبٌ، وَالْأَصَحُّ الِاسْتِمَاعُ إلَى الْخُطْبَةِ من أَوَّلِهَا إلَى آخِرِهَا وَإِنْ كان فيها ذِكْرُ الْوُلَاةِ. اهـ

- حاشية الطحطاوي على المراقي:

وفي «الخلاصة»: كل ما حرم في الصلاة حرم حال الخطبة ولو أمرا بمعروف. وفي «السيد»: استماع الخطبة من أولها إلى آخرها واجب وإن كان فيها ذكر الولاة، وهو الأصح، «نهر». وكذا استماع سائر الخطب كخطبة النكاح والختم.

عیدالفطر کی نماز کے بعد دعا کا شرعی حکم:

عیدالفطر کی نماز کے بعد بھی دعا کرنا جائز بلکہ مستحب ہے، اس کو بھی شرعی حدود میں رکھنا چاہیے، اس کو ضروری سمجھنا اور دعا نہ کرنے والے کو ملامت کرنا ہرگز درست نہیں، البتہ عیدین میں دعا کرتے وقت یہ واضح رہے کہ بہتر اور مناسب یہ ہے کہ خطبے کی بجائے عید کی نماز کے بعد دعا کی جائے، اسی پر حضرات اکابر کا معمول چلا آرہا ہے۔ (امداد الفتاویٰ، امداد المفتین، امداد الاحکام، فتاویٰ دار العلوم دیوبند، فتاویٰ محمودیہ)

عید کی نماز سے پہلے اور ان کے بعد نفل ادا کرنے کا حکم:

عید کے دن عید کی نماز سے پہلے کوئی بھی نفل نماز (چاہے اشراق ہو، چاشت ہو یا عام نفل نماز) ادا کرنا جائز نہیں، چاہے گھر میں ہو، مسجد میں ہو یا عید گاہ میں، البتہ عید کی نماز ادا کر لینے کے بعد مسجد یا عید گاہ میں تو نفل نماز ادا کرنا جائز نہیں، لیکن گھر آکر ادا کرنا جائز ہے چاہے اشراق ہو، چاشت ہو یا عام نفل نماز۔

(ردالمحتار، عمدۃ الفقہ)

موجودہ صورتحال میں عید کی نماز سے متعلق چند اہم مسائل کی وضاحت:

1۔ عید کی نماز کے لیے بہتر یہی ہے کہ کھلے میدان یا عید گاہ میں بڑے اجتماعات کے ساتھ ادا کی جائے، البتہ مساجد میں بھی عید کی نماز ادا کرنا جائز ہے، البتہ جہاں عید گاہوں اور مساجد میں عید کے بڑے اجتماعات پر پابندی ہونے کی وجہ سے صرف چند افراد ہی کو عید کی نماز کی اجازت ہو تو ایسی صورت میں حضرات اہلِ علم کی دو آرا سامنے آئی ہیں، بعض اہلِ علم کے نزدیک گھروں اور حجروں وغیرہ میں عید کی جماعتیں منعقد کرنا درست نہیں، اس لیے ایسی صورت میں جن حضرات کو مساجد اور عید گاہوں میں عید کی جماعت میسر نہ آئے تو وہ گھروں اور دیگر مقامات میں عید کی نماز کی بجائے تنہا چار رکعات نفل نماز ادا کرلیں، یہ ان کے لیے بہتر اور مستحب ہے۔ جبکہ دیگر بعض اہلِ علم کے نزدیک گھروں، حجروں اور دیگر مقامات میں عید کی نماز کی جماعتیں منعقد کرنا درست ہے، اس لیے موجودہ صورتحال میں جن حضرات کو مساجد اور عید گاہوں میں عید کی جماعت ادا کرنا میسر نہ آئے وہ گھروں اور دیگر مقامات میں عید کی نماز باجماعت ادا کرنے کا اہتمام کریں۔ واضح رہے کہ اس دوسرے قول کے مطابق جب گھروں میں عید کی جماعت کا اہتمام کیا جائے تو ایسی صورت میں گھر کی خواتین بھی عید کی جماعت میں شریک ہوسکتی ہیں۔

2۔ ماقبل میں یہ بات گزرچکی ہے کہ نمازِ جمعہ کی طرح نمازِ عید کی جماعت کے لیے بھی ضروری ہے کہ امام سمیت چار عاقل بالغ مرد ہوں، اس سے کم افراد کی شرکت سے عید کی جماعت منعقد نہیں ہوتی، یہی حنفیہ کا مشہور اور راجح قول ہے، اس لیے اسی کی پیروی کرنی چاہیے۔

مبین الرحمٰن

فاضل جامعہ دار العلوم کراچی

محلہ بلال مسجد نیو حاجی کیمپ سلطان آباد کراچی

28رمضان المبارک 1441ھ/22 مئی 2020

03362579499